بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یکشنبہ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۸۰ ھ

فی پرچہ ایک آنہ (دو آنے سابق) ۱۲ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۳۰ شہادت ۱۳۴۰ ھش ۔ ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۹۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۹ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل صبح ۹½ بجے کے قریب حضور اقدس لاہور سے بخیریت الحمد تشریف لے آئے۔ کل ضعف اور بے چینی میں نسبتاً کمی رہی۔ لیکن پیشاب کی تکلیف (یعنی کمی پیشاب) زیادہ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے فکر ہے۔

احباب جماعت خاص طور پر حضور کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

کانگو کی فوج نے دو سو سیاسی لیڈروں کو گرفتار کر لیا

ان لیڈروں میں کانگو کے صدر کاساوبو اور وزیر اعظم ایلیو بھی شامل ہیں

الزبتھ ویل ۲۹ اپریل۔ استوائی صوبہ کے صدر الحکومت کاکل ہٹ ول میں فوج نے کانگو کے تمام سیاسی لیڈروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ گرفتار ہونے والے دو سو لیڈروں میں صدر کاساوبو وزیر اعظم ایلیو اور کاٹنگا کے صدر مسٹر شومبے بھی شامل ہیں۔ فوج نے ان لیڈروں کو نظر بند کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ انہیں اس وقت تک کاکل ہٹ ول سے جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ جب تک کہ وہ کانگو کے مستقبل کے بارے میں کوئی متفقہ فیصلہ نہیں کریں گے۔

یہ لیڈر کانگو کے سیاسی مستقبل کا تصفیہ کرنے کی غرض سے یہاں جمع ہوئے تھے۔ کاٹنگا کے مسٹر شومبے اور بعض دوسرے لیڈروں کو چند دن پہلے گرفتار کیا گیا تھا۔ جب وہ سیاسی کانفرنس کے اجلاس سے واک آؤٹ کر گئے تھے فوجی حکام نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ وہ سیاسی لیڈروں کو کوکل ہٹ ول سے اس وقت تک جانے کی اجازت نہیں دیں گے جب تک وہ کانگو کے مستقبل کے بارے میں کسی سمجھوتہ پر نہیں پہنچتے۔ خبروں میں کہا گیا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فوج کانگو کے سیاسی لیڈروں (بقیہ)

(۲) کو کسی سمجھوتے پر متفق کرنے کے لئے مجبور کرنا چاہتی ہے۔ با اعتبار ذرائع نے بتایا ہے کہ کانگو کے کمانڈر انچیف جنرل موبوتو بہت جلد استوائی صوبہ میں پہنچنے والے ہیں۔ کانگو کے وزیر خارجہ جسٹس بمبوکو نے کہا ہے کہ ان کی حکومت نے کاٹنگا کی صوبائی حکومت کے تمام غیر ملکی مشیروں کو ملک سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔

ملاوٹی تیل فروخت کرنے کے الزام میں عمر قید کی سزا

کراچی ۲۹ اپریل۔ کراچی کی خاص فوجی عدالت نے کھارادر کے محمد علی کو عمر قید کی سزا سنائی ہے وہ تیل کے کارخانہ کا مالک ہے۔ اور اسے پچھلے سال تیل میں ملاوٹ کے سلسلہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس ملاوٹی تیل کے استعمال سے متعدد افراد پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اسی عدالت نے پچھلے مہینہ اس مقدمہ کے تین دوسرے ملزموں کو سزائیں سنائی تھیں۔ ان میں سے ایک کو عمر قید اور باقی دو کو سات سات سال کی سزائیں ہوئی تھیں۔ ایک اور ملزم حاجی محمد عمر کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ ابھی سنایا نہیں گیا۔ یاد رہے کہ*

*بیوکیمیاوی تجزیہ سے اس امر کی تصدیق ہو گئی تھی کہ تیل میں موبل آئل ملایا گیا تھا۔

افریقن سٹوڈنٹس یونین کے زیر اہتمام

سیرالیون کی آزادی کے موقعہ پر ربوہ میں پُرمسرت تقریب

ربوہ کے علاوہ لائلپور اور لاہور میں تعلیم حاصل کرنے والے افریقی طلباء کی شرکت

ربوہ — افریقن سٹوڈنٹس یونین پاکستان کی ربوہ برانچ کے زیر اہتمام مورخہ ۲ اپریل ۱۹۶۱ء کی شام کو مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون کی آزادی کے موقعہ پر یہاں ایک پُرمسرت تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس میں ربوہ کے علاوہ لائلپور اور لاہور کے کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والے دو درجن کے قریب افریقی طلباء نے شرکت کی۔ نیز تعلیم الاسلام کالج کے بعض ممبران سٹاف کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے بھی از راہ شفقت اس میں شرکت فرمائی۔ مزید برآں جماعت احمدیہ کے وہ مجاہدین اسلام بھی جو سالہا سال تک افریقہ کے مختلف علاقوں میں فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے ہیں خاصی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔

اس تقریب میں سیرالیون کے وزیر اعظم ڈاکٹر سر ملٹن مارگائی کے علاوہ برطانوی ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم لاہور نیز کراچی میں مقیم غیر ملکی سفراء میں سے متحدہ عرب جمہوریہ اور ترکی کے سفیروں نیز ہائی کمشنر گھانا مقیم نئی دہلی کے تہنیتی پیغامات پڑھ کر سنائے گئے جو انہوں نے خاص اس تقریب کے موقعہ پر افریقن سٹوڈنٹس یونین کی ربوہ برانچ کے نام ارسال کئے تھے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

قابلِ تقلید مثال

اس سال جماعت احمدیہ کراچی چندہ عام اور حصہ آمد کی وصولی کو مبلغ ۲ لاکھ روپے سے اوپر لے جانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ دوسری مدات کی وصولی اس کے علاوہ ہے۔

یہ پہلی جماعت ہے۔ جو اس معیار کو پہنچی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اس جماعت کا بجٹ مبلغ ۱,۹۹,۳۵۱ روپے تھا۔ اور اس وقت یعنی ۲۶ اپریل تک ان کی طرف سے مبلغ ۲,۰۱۷۹۸ روپے وصول ہو چکے ہیں۔ ابھی مزید وصولی کی توقع ہے۔ گویا انہوں نے اپنا بجٹ سو فیصدی سے اوپر ادا کر دیا ہے۔ یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔

اگرچہ بہت سی جماعتیں سو فیصدی چندہ ادا کرتی ہیں۔ لیکن بڑی بڑی شہری جماعتوں کے لئے بجٹ پورا کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے۔ البتہ جماعت کراچی کے جوانہمت اس مشکل کو بھی آسان بنا لیتے ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست ؂ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو ہمیشہ اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ اور دوسری تمام جماعتوں کو خصوصاً بڑی بڑی شہری جماعتوں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنا بجٹ سو فیصدی ادا کیا کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ ؍ اپریل ۶۱ء

ووکنگ مشن کے متعلق ایک ہمدردانہ گذارش

رنگون کے ایک غیر احمدی اخبار نے "دورِ جدید" نے ووکنگ مشن کے متعلق لکھا ہے کہ چونکہ یہ لاہوری احمدیوں کے قبضہ میں ہے اور وہی مسجد کی امامت بھی کراتے ہیں اسلئے ووکنگ مشن میں احمدیت کی تبلیغ ہوتی ہے بقول پیغام صلح رنگون کے اخبار کا اعتراض یہ ہے کہ

"جو بھی ووکنگ کے تبلیغی ادارے میں کام کرتا ہے اس کا فرض ہوتا ہے کہ تبلیغی جدوجہد میں اسلام کو پیش کرے۔ قرآن کی بنیادی تعلیم کو مدنظر رکھے یعنی توحید، رسالت، ختم نبوت، اور قرآن کی تعلیم سے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھے۔ ..... "کسی مسجد کے امام کی وہی حیثیت ہوتی ہے جو حیثیت کسی ٹرین میں انجن کی ہوتی ہے۔ انجن جس سمت کو چلے گا اس کے تمام ڈبے بھی اسی جانب سفر کریں گے، جب کسی مسجد کا امام قادیانی لاہوری ہوگا تو لازمی طور پر وہ اپنی یہ روح اپنے مقتدیوں اور اس کے پاس آنے والوں میں بھی ضرور پیدا کرے گا ......

بلکہ لاہوری قادیانی تو اور زیادہ اس لئے خطرناک ہے کہ وہ سب سے پہلے مسلمانوں جیسے عقائد پیش کرے گا۔ اور جب لوگ یہ سمجھنے لگیں گے کہ یہ تو اسلام کی دعوت دیتا ہے تو پھر وہ عادت کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کی ظلی بروزی اور جزوی نبوت کی تعلیم دے گا۔"

اس کا جواب جو "پیغام صلح" نے اپنے اداریہ میں دیا ہے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے

"رہا لاہوری احمدی جماعت یا کارکنان ووکنگ مسلم مشن کے طرز تبلیغ کا سوال اس بارہ میں ووکنگ مسلم مشن کی تقریباً نصف صدی کی روئداد ان لوگوں کے سامنے ہے جو مشن کی سرگرمیوں کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں باوجود اسکے "دورِ جدید" کو ابھی تک یہ (یہاں سے اڑا ہوا ہے) کہ ووکنگ کا امام اپنے مقتدیوں کو لازمی طور پر "مرزا غلام احمد قادیانی کی ظلی بروزی نبوت کی تعلیم دے گا۔" اور "لازمی طور پر وہ اپنی یہ روح اپنے مقتدیوں اور اس کے پاس آنے والوں میں بھی ضرور پیدا کریگا" لیکن واقعات اس کی کھلے طور پر تردید کرتے ہیں۔ اور ووکنگ مسلم مشن کی نصف صدی کی تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ ووکنگ کے کسی بھی امام نے نہ کبھی احمدیت کی تبلیغ کی اور نہ کسی کو احمدی بنایا بلکہ جماعت احمدیہ کو بھی

تو اس کی شکایت ...... ہے کہ ووکنگ میں احمدیت کی تبلیغ نہیں ہوتی اور حضرت مرزا صاحب کا نام بھی نہیں لیا جاتا ...... یہ فی الحقیقت اس معاہدہ کی وجہ سے ہے جو ووکنگ مسجد کے ٹرسٹیوں کے ساتھ کیا گیا کہ وہاں فرقہ وارانہ تبلیغ نہ ہوگی"۔

اسکے ساتھ ہی "لیکن" کے ساتھ "پیغام صلح" لکھتا ہے :-

"لیکن اسکے ساتھ ہی ہم اس اعتراف سے گریز نہیں کر سکتے کہ ووکنگ میں اسلام کی جو روشن تصویر پیش کی جاتی ہے اور جس کو دیکھ کر سینکڑوں اعلےٰ تعلیم یافتہ انگریز کلمۂ توحید پڑھ کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے اور ہوتے چلے جا رہے ہیں وہ وہی تصویر ہے جو حضرت امام وقت نے ہمیں دی، اسی تصویر کو دیکھ کر لارڈ ہیڈلے سر آرچیبالڈ ہملٹن، ڈڈلے رائٹ، پانڈیو کر پکتھال اور دوسرے کئی انگریز امراء و فضلاء اسلام کے گرویدہ ہو گئے۔ اگر اس کا نام احمدیت ہے (اور فی الحقیقت احمدیت اسی کا نام ہے) تو اس بات کے اعتراف سے ہمیں گریز نہیں کہ اس احمدیت کی (جو حقیقتاً اسلام ہی کا دوسرا نام ہے) تبلیغ وہاں ضرور ہوتی ہے اور یہی وہ تبلیغ ہے جو انگلستان میں موثر ہو سکتی ہے جو لوگ اس کو پسند نہیں کرتے وہ اپنے طرز پر تبلیغ کر کے دیکھ لیں، انہیں یقیناً ناکامی ہوگی۔" "دورِ جدید" کا مشورہ ہے کہ مصر اور شام سے عربی اور انگریزی جاننے والے امام مل سکتے ہیں ان سے فائدہ اٹھایا جائے بسم اللہ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے عربی اور انگریزی جاننے والے آپ کو بہت مل جائیں گے۔ لیکن بقول مسٹر ایس ایم جان صحیح طور پر کام کرنے والے جو تبلیغ کا صحیح جذبہ رکھتے ہوں ملنے مشکل ہیں یہ امام وقت کے انفاس قدسیہ ہی کا نتیجہ ہے کہ خواجہ کمال الدین کو اللہ تعالےٰ نے یہ توفیق دی کہ انہوں نے جذبہ تبلیغ سے سرشار ہو کر ووکنگ مسلم مشن کی بنا ڈالی اور ووکنگ کی امامت کا کام سنبھالا اور انکے بعد آج تک اسی جماعت کے افراد کو اس خدمت کی سرانجام دہی کا شرف حاصل ہوا۔ کسی مصری یا شامی یا ہندی و پاکستانی کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ وہ اس خارزار میدان میں قدم فرسائی کرے۔ بقول مولانا شبلی مرحوم ؎

کامل اسی فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے

مولانا شبلیؒ نے یہ شعر خواجہ کمال الدین مرحوم کے تبلیغی کارناموں کو سراہتے ہوئے لکھا تھا اور "دورِ جدید" جیسے معترضین کی شان میں یہ نظم ارشاد فرمائی تھی ؎

ایک مولوی صاحب سے کہا میں نے کہ کیا آپ
کچھ حالت یورپ سے خبردار نہیں ہیں
آمادۂ اسلام ہیں لندن میں ہزاروں
ہر چند ابھی مائل اظہار نہیں ہیں
جو نام سے اسلام کے ہو جاتے تھے برہم
ان میں بھی تعصب کے اب آثار نہیں ہیں
افسوس مگر یہ ہے کہ واعظ نہیں پیدا
یا ہیں تو بقول آپ کے دیندار نہیں ہیں
کیا آپ کے زمرہ میں کسی کو نہیں یہ درد
کیا آپ بھی اس کے لئے تیار نہیں ہیں
بھلا کے کہا یہ کہ یہ کیا سوئے ادب ہے
کہتے ہو وہ باتیں جو سزاوار نہیں ہیں
کرتے ہیں شب و روز مسلمانوں کی تکفیر
بیٹھے ہوئے ہم بھی تو بیکار نہیں ہیں

کیا "دورِ جدید" کے مقالات اسی "شغل تکفیر" کا نتیجہ نہیں، جو بقول مولانا شبلی مکفر مولویوں کا محبوب مشغلہ ہے؟

ہم نے جو کہنا ہے وہ تو بعد میں کہیں گے لیکن ایک غیر احمدی مسلمان آپ سے حسب ذیل سوال کر سکتا ہے کہ

(۱) کیا آپ نے رنگون کی اخبار "دورِ جدید" کے اعتراض کو اس "لیکن" کے ساتھ تسلیم نہیں کر لیا۔ "دورِ جدید" کا اعتراض تو یہی تھا کہ جس فرقہ کا امام ہوگا وہ اس فرقہ کے عقاید کے مطابق تبلیغ کرے گا۔ محض احمدیت کا نام نہ لینا تو کوئی معنی نہیں رکھتا۔ آپ کو اس کا نام لینا ہی پڑا۔

(۲) کیا ایسا کرنے سے آپ ٹرسٹیوں کے ساتھ معاہدہ کی معنوی خلاف ورزی نہیں کرتے۔

ہمیں اس بات کی تو بے شک خوشی ہے کہ "اہل پیغام" سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "انفاس قدسیہ" کی تاثیر کو جانتے تھے اور آپ نے جو علم کلام دیا ہے اس کو استعمال کرنا فخر سمجھتے ہیں ہمیں اس کی واقعی نہایت خوشی ہے لیکن سوال یہ ہے کہ جس شخص کے "انفاس قدسیہ" کی تاثیر کے آپ اتنے قایل ہیں کیا یہ اس شخص کے ساتھ بے انصافی نہیں ہے کہ خواہ کسی مصلحت سے ہی کیوں نہ ہو عمداً اسکے نام کو چھپایا جائے اور علی الاعلان اس کے مشن کو دنیا میں پیش نہ کیا جائے۔ محض اس لئے کہ ایسا کرنے سے آپ کو ایسا موقع مل جاتا ہے کہ آپ انگلینڈ میں اپنے قدم جما سکیں۔

پھر اس معاہدہ کی وجہ سے آپ نے جو ایک متزلزل سی پوزیشن اختیار کی ہے اس کا فائدہ بھی کچھ نہیں ہوا۔ اور تمام دنیا یہ جان گئی ہے کہ ووکنگ مشن لاہوری احمدیوں کے قبضہ میں ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کم سے کم "مجدد اعظم" تو ضرور مانتے ہیں اور جو انہی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں جو حضور علیہ السلام نے دی ہیں کیا ایسی صورت میں بہتر نہیں ہوگا۔ کہ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام سے تبلیغ کریں اور اس لالچ میں نہ پڑیں کہ آپ کو بنا بنایا مشن گھر مفت مل گیا ہے کیا یہ غلامانِ مسیح موعود کی غیرت کا تقاضا نہیں ہے کہ وہ دوسروں کی منت کے بغیر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر اس صدی کے مجدد کا نام بلند کریں تاکہ دنیا کو آپ کی بعثت کا صحیح فائدہ حاصل ہو۔ وہ جس کو اللہ تعالےٰ نے الہام میں فرمایا ہے کہ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

جس انسانِ عظیم کے کپڑوں میں ایسی برکات ہیں کیا اسکے نام میں کوئی برکت نہیں جس کے "انفاس قدسیہ" کی تاثیر سے آپ کام کرنے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ آخر اس کا نام لینے سے کیا خطرہ ہے کیا ووکنگ مشن کی قیمت آپ کے نام کی قیمت سے زیادہ ہے۔ جب آپ نے جماعت کا نام "احمدی جماعت" رکھا ہے تو کیا ہم کو واجب ہے کہ ہم لوگوں سے معاہدے کریں کہ ہم جماعت کے نام پر نہ تو تبلیغ کریں گے اور نہ کسی کو جماعت میں شامل ہونے کی دعوت دیں گے۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے جو کیا ہم کو یہاں اس سے کوئی غرض نہیں ہے لیکن جب نصف صدی کے تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے کہ "احمدیت" کے بغیر ہم تبلیغ اسلام نہیں کر سکتے اور صرف انہی تعلیمات کے ذریعہ تبلیغ ہو سکتی ہے جو تعلیمات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی ہیں تو کیا اب ہمارا فرض نہیں ہے کہ ہم اس مصلحت کو اب خیرباد کہیں جو ممکن ہے خواجہ صاحب کے خیال میں تو ضروری ہو مگر حقیقت میں ضروری نہیں۔

ذیل میں ہم چند حوالے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے پیش کرتے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ آپ اپنے سلسلہ کے متعلق کتنا اعتماد رکھتے تھے اور یہ اعتماد آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی یقین کرایا گیا تھا :-

"مقدر یوں ہے کہ وہ لوگ جو اس جماعت سے باہر ہیں وہ دن بدن کم ہو کر اس سلسلہ میں داخل ہوتے جائیں گے یا نابود ہوتے جائیں گے جیسا کہ یہودی گھٹتے گھٹتے یہاں تک کم ہو گئے کہ بہت ہی تھوڑے رہ گئے" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۴)

.... "دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا۔ اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا

(باقی صفحہ پر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ فاقہ کش جو بحرین کے گورنر بنے

(از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ الجامعہ)

"اسلاف کے حالات کا مطالعہ تربیت کا ایک بہت مؤثر ذریعہ ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ستارے قرار دیا ہے۔ ہمیں ان ستاروں سے راہ نمائی حاصل کرنی چاہیئے۔ مکرم سیف صاحب "روشن ستارے" کے نام سے جو کتابچہ مرتب کر رہے ہیں۔ اس کا ایک باب ہدیۂ ناظرین ہے۔ (ادارہ)

نام عبدالرحمٰن تھا مگر کنیت سے ہی مشہور رہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے نام کے بارہ میں بہت اختلاف ہے۔ مستند کتب میں آپ کا نام عبدالرحمٰن ہی بیان کیا گیا ہے۔ یوں تو تیس[1] کے قریب آپ کے نام بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن دو نام سب سے زیادہ مشہور ہیں۔ عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔ ان میں سے زیادہ صحیح عبدالرحمٰن ہے۔ یہ نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔ جاہلیت میں آپ کا نام عبدالشمس تھا۔ بعض نے عبدالشریٰ بھی لکھا ہے۔ شریٰ دوس قبیلہ کا بت تھا۔ اس کی طرف نسبت تھی۔ چونکہ ان دونوں ناموں سے شرک کی بو آتی تھی۔ لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن نام رکھا۔ دوس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ یمن کے رہنے والے تھے۔ بعض احادیث کی کتب میں انہیں یمنی نوجوان[2] کے الفاظ سے بھی یاد کیا گیا ہے۔ باپ کا نام صخر تھا۔ بعض روایات میں عامر بھی آیا ہے۔ والدہ کا نام امیمہ[3] تھا۔ ابوھریرہ کنیت اس لئے مشہور ہوئی۔ کہ آپ نے ایک بلی پال رکھی تھی۔ جس سے کھیلا کرتے تھے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جاہلیت میں کنیت ابوالاسود تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن پیار سے ابوھریرہ کہا لیکن اصابہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سے پہلے ہی ابوھریرہ کنیت تھی۔ کیونکہ آپ جب بکریاں چرایا کرتے تھے۔ تو ایک بلی بھی پال رکھی تھی جسے اٹھائے رکھتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیار سے اباھرؓ فرمایا کرتے تھے یعنی بلے کا باپ

حلیہ و لباس

سفید بال۔ گندمی رنگ۔ چوڑا سینہ گداز جسم۔ سامنے کے دو دانتوں میں فاصلہ بالوں کی لٹیں لمبی تھیں۔ جنہیں دو حصوں

[1] اصابہ، تہذیب، الکمال، کنز العمال۔ اسد الغابہ [2] اصابہ [3] ترمذی [4] اصابہ

میں کر لیتے تھے۔ اکثر گیروے کپڑوں سے تن ڈھانکتے تھے۔ جو کتان کے بنے ہوئے تھے۔

قبول اسلام

دوس قبیلے کے حضرت طفیل بن عمرو مکہ میں مسلمان ہوئے تھے۔ پھر اپنی قوم میں چلے گئے۔ اور پیغام حق پہنچاتے رہے۔ سات ہجری میں یہ مستقل طور پر مدینہ میں ہی اقامت پذیر ہو گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی یا رسول اللہ دوس قبیلہ تباہ ہو گیا۔ کیونکہ اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر کے خدا کے حکم کی نافرمانی کی۔ لہٰذا ان کے لئے بد دعا فرمایئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اللّٰھم اھد دوسا وائت بھم اے پروردگار دوس قبیلہ کو ہدایت دے۔ اور انہیں اپنے در پر لے آ۔ ابوھریرہؓ اس دعا کی قبولیت کا ایک روشن نشان تھے دوس قبیلہ کا یہ فدائی آیا کہ پھر موت نے ہی اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دہلیز چھڑوائی تمام صحابہؓ اور تمام محدثین رحمہ نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کے اس وصف کو نمایاں بیان کیا ہے۔ فتح خیبر کے سال یعنی سات ہجری میں یہ اسلام لائے۔ قبول اسلام کے وقت ان کی عمر تقریباً ۳۰ سال تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے انہیں صرف تین سال مستفیض ہونے کا موقعہ ملا۔ لیکن ان تینوں سالوں میں ارشادات نبوی کو اس طرح دامن میں سمیٹا ہے کہ کوئی گوہر زمین پر پڑنے نہیں دیا۔ جب مدینہ میں آئے تو غلام ساتھ تھا۔ جو مدینہ میں پہنچ کر گم ہو گیا۔

یا لیلۃ من طولھا و عنائھا
علیٰ انھا من دارۃ الکفر نجت

آہ! یہ رات کتنی لمبی ہو گئی ہے۔ اور کتنی کوفت والی ہے۔ یہ رات مجھے کفر کدہ سے نکال لائی ہے۔ صبح یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ وہ غلام بھی آ گیا۔ آنحضرت

صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ابوھریرہ وہ ہے تمہارا غلام۔ ابوہریرہ وہ ابوہریرہ تو رہے تھے۔ غلام کو دیکھا تو عرض کی۔ یا رسول اللہ میں نے خدا کی رضا کے لئے اسے آزاد کیا۔ اللہ اللہ ایمان لاتے ہی کیا کایا پلٹ جاتی تھی۔ کہ اب سوائے خدا کی رضا کے حصول کے اور کوئی خیال ہی نہ تھا۔

اسلام لائے تو اب ان کا ٹھکانا اصحاب صفہؓ کے ساتھ مسجد نبوی ہی تھا۔ فرماتے تھے میری خواہش تھی کہ مجھ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا کوئی ارشاد چھوٹ نہ جائے۔ یہ نہ ہو کہ زبان مبارک سے کوئی کلمہ نکلے۔ اور ابوہریرہ اس سے محروم رہے۔ نہ کھانے پینے کا ہوش تھا نہ گھر بار کا خیال۔ فاقے کاٹے بھوک و پیاس برداشت کی۔ لیکن یہ گوارا نہ کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کاشانہ مبارک سے باہر تشریف لائیں اور ابوھریرہ پذیرائی کے لئے موجود نہ ہوں۔ خود فرماتے ہیں کہ بعض اوقات میں فاقوں سے نڈھال ہو کر بے ہوش ہو جاتا۔ اور چونکہ کسی کو معلوم نہ تھا کہ بھوک کی وجہ سے بیہوش ہیں وہ سمجھتے آسیب زدہ ہیں۔ لہٰذا میرے سینے پر چڑھتے۔ اور اس زمانہ کے مطابق زدوکوب سے علاج کرتے۔ لیکن انہیں کیا پتہ تھا۔ کہ میں تو بھوک سے بے ہوش ہوتا تھا۔

غور فرمایئے! ابوھریرہؓ جس طرح در نبوی سے چمٹ کر رہ گئے۔ اس کی مثال کہیں اور پائی جاتی ہے۔ مدینہ میں وہ جب آئے ان کے ساتھ غلام بھی تھا۔ اسے آزاد کر دیا۔ اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو کر اس طرح کاشانہ نبوت کی دربانی کی کہ پھر دنیا کی کوئی ضرورت انہیں وہاں سے نہ ہٹا سکی۔ مقصد کے حصول میں یہ استقامت۔ اسلام کے لئے فدائیت۔ رسول

[1] اصابہ

مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت کی یہ متاع گراں ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ اے کاش! ہم اس کی اتباع کریں۔

امتیازی مقام

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا سب سے نمایاں وصف جس نے تاریخ اسلام میں انہیں ممتاز مقام نصیب کیا۔ وہ ان کی احادیث ہیں۔ سب سے زیادہ احادیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ان سے مروی ہیں۔ حتیٰ کہ لوگوں کی زبان پر یہ فقرہ جاری ہو گیا تھا۔ کہ ابوھریرہ بہت احادیث بیان[1] کرتے ہیں۔ اس کی ظاہری وجہ تو یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے تمام دنیا کو تیاگ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر دھونی رما لی تھی۔ وہ ہر وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے۔ نہ بھوک کی انہیں پرواہ تھی۔ نہ پیاس کی۔ صرف ایک ہی دھن تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد مجھ سے چھوٹ نہ جائے ایک موقعہ پر وہ خود فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو مجھ سے زیادہ احادیث یاد نہیں ہوں گی سوائے حضرت عبداللہ بن عمر کے۔ کیونکہ وہ احادیث کو لکھ لیتے اور میں لکھتا نہ تھا۔ لیکن حضرت ابوہریرہ کا یہ خیال بھی صحیح نہیں۔ باوجود اس کے کہ بعض اور صحابہؓ بھی احادیث کو لکھتے تھے۔ لیکن ابوھریرہؓ سے حفظ احادیث کے میدان میں کوئی آگے نہ بڑھ سکا۔ اور اس کی ایک باطنی وجہ بھی تھی۔ اور وہ تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ۔ اور اللہ تعالےٰ کا خاص فضل جو حضرت ابوہریرہؓ پر ہوا۔ اس بارہ میں دو روایتیں ہیں ایک روایت ہے کہ حضرت ابوھریرہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے اپنے حافظے کی شکایت کی کہ یا رسول اللہ آپ کے ارشاد کو سنتا ہوں۔ لیکن یاد نہیں رکھ سکتا۔ اور میں تو پہلے ہی دیر سے ایمان لایا ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ابوھریرہؓ اپنی چادر بچھاؤ ابوھریرہؓ نے جو چادر اوڑھ لی ہوئی تھی وہ بچھا دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے دعا فرمائی۔ اور پھر فرمایا۔ ابوھریرہؓ اب چادر اوڑھ لو چنانچہ ابوھریرہؓ نے ایسا ہی کیا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کوئی حدیث نہیں بھولی[2]۔ ہمارے حدیث کے استاد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے

[1] بخاری، مناقب جعفر بن ابی طالب۔
[2] اصابہ

معنوی رنگ میں اس کی تعبیر یہ تھی کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے جو کچھ ارشاد ہوگا۔ ابوہریرہ کا دامن اس کو لینے کیلئے وا ہوگا۔ دوسری روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون میرے کلمات کو اپنی جھولی میں ڈالے گا تاکہ انہیں سیکھے اور پھر لوگوں کو سکھلائے۔ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں۔ میں نے جو سُنا تو اپنے کپڑے کو بچھا دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے رہے۔ پھر میں نے کپڑا اوڑھ لیا۔ میرا خیال ہے اسکے بعد مجھے پھر کبھی کوئی حدیث نہیں بھولی[1]۔ یعنی ایک حدیث کی رو سے حضرت ابوہریرہؓ کی خواہش پر یہ عطیہ ملا۔ اور دوسری حدیث کی رُو سے یہ انعام از خود تھا۔ اس کی تطبیق یوں بھی ہو سکتی ہے کہ اِدھر ابوہریرہؓ کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی اور انہوں نے اس شوق اور درد کا اظہار آنحضرت صلعم سے کیا اُدھر تقدیر خداوندی سے اُن کی خواہش ہم آہنگ ہوگئی۔ گویا وجدک ضالاً فھدی والا مفہوم صادق آگیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہ کی مرویات کی تعداد ۵۳۰۰ بیان فرمائی ہے۔ راقم الحروف نے صرف مسند احمد بن حنبل سے ہی حضرت ابوہریرہؓ کی روایات شمار کیں تو ان کی تعداد ۳۵۳۲ تھی۔ تین ہزار پانسو اکتیس ایک جگہ اکٹھی ہیں اور ورو روایات دوسری جگہ ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ خود فرماتے ہیں خدا کی قسم! آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد مجھ سے مخفی نہیں رہا۔ حضرت امام بخاریؒ کا کہنا ہے کہ آٹھ سو اہل علم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ جن میں سے حضرت ابن عباسؓ۔ حضرت ابن عمرؓ۔ حضرت جابرؓ۔ حضرت انسؓ جیسے جلیل القدر صحابی بھی ہیں[2]۔

ایک موقعہ پر کسی نے حضرت طلحہؓ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ یہ یمنی نوجوان یعنی ابوہریرہؓ آپ لوگوں سے زیادہ احادیث جانتے ہیں۔ حضرت طلحہؓ نے فرمایا کہ ہم گھر بار والے لوگ تھے۔ کئی قسم کی ذمہ داریاں ہم پر تھیں جن کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہر وقت حاضر نہ رہ سکتے تھے لیکن یہ مسکین صفت تو ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا اس نے جو کچھ اس نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہم نہیں سن سکے۔

اگر آپ کی روایات کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ہر مضمون کی احادیث حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہیں۔ مختلف دنیاوی اور

ان کی تاثیرات پر مشتمل احادیث بھی مروی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی مغفرت اور اس کے بواعث سے متعلق نہایت لطیف ارشادات مروی ہیں۔ مسلمان کے اوصاف کے متعلق بھی احادیث مروی ہیں۔ دنیا کے دکھوں کے فلسفہ کے متعلق احادیث مروی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض کے متعلق احادیث مروی ہیں۔ یہ تو وہ ہیں جو حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے بیان کردیں لیکن کچھ ارشادات نبوی بیان کرنے سے آپؓ نے احتراز کیا۔ آپ فرمایا کرتے۔ میرے پاس دو برتن بھرے ہوئے تھے۔ ایک برتن تو میں نے انڈھیل دیا ہے۔ اگر دوسرا انڈھیلوں تو میری شاہ رگ کاٹ دی جائے[1]۔ اس سے مراد وہ پیشگوئیاں ہیں جو آپؐ نے فتن کے متعلق فرمائی تھیں۔ یا مختلف لوگوں کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض پیشگوئیاں فرمائی تھیں۔ جن کا قبل از وقوع انکشاف عظیم فتنے کا باعث ہو سکتا تھا۔

حدیث کے بیان کا طریق

حدیث کے بیان کا طریق ان کا یہ تھا۔ ان الفاظ سے شروع فرماتے قال رسول اللہ الصادق المصدوق ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہٗ من النار۔ خدا کے رسول نے جو سچا تھا اور اس کی سچائی کی گواہی دی گئی ابوالقاسم (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کنیت تھی) نے فرمایا جو کوئی مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولتا ہے۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت سوال کیا کرتے تھے۔ ایک دن پوچھنے لگے یا رسول اللہ قیامت کے دن آپؐ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوہریرہ! مجھے یہ خیال تھا کہ یہ تیرے سوا اور کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا۔ میری شفاعت کا سب سے بڑا مستحق وہ ہے۔ جس نے خلوص قلب سے لا الٰہ الا اللہ کہا[2]۔

حدیث کے بیان کے وقت

ترمذی ابواب الزہد میں ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ جس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کو کس قدر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق تھا۔ اور خوف خدا کس قدر آپؓ پر مستولی تھا۔ شفیا الاصبحی اس حدیث کے بیان کرنے والے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ میں مدینہ گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی کے گرد بہت ہجوم ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ مجھے بتلایا گیا کہ یہ ابوہریرہؓ ہیں۔ میں بھی جاکر مجلس میں بیٹھ گیا۔ حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کر رہے تھے۔ میں بھی سنتا رہا۔ جب مجلس برخاست ہوگئی۔ اور آپؓ اکیلے رہ گئے۔ تو میں نے انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا واسطہ دے کر کوئی ایسی حدیث سنانے کے متعلق کہا جو آپؓ نے اچھی طرح سنی ہو۔ حضرت ابوہریرہؓ نے میری درخواست قبول کرلی۔ اور حدیث بیان کرنے کا ارادہ ہی کیا تو چیخیں مار کر رونے لگ گئے۔ جب رو دھو کر خاموش ہوئے اور قدرے افاقہ ہُوا تو فرمانے لگے میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔ اور یہ مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی اور اس گھر میں سنائی تھی میرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی وہاں نہ تھا۔ یہ فرمایا تو پھر دھاڑیں مار کر رونے لگ گئے۔ پھر ذرا افاقہ ہُوا تو مونہہ کو پونچھا اور فرمایا ہاں میں تمہیں حدیث سناتا ہوں۔ مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس گھر میں (گھر کی طرف اشارہ کیا) حدیث سنائی تھی۔ میں تھا اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تھے —— اور تیسرا فرد کوئی نہ تھا یہ فرمایا تو پھر چیخیں مار کر رونے لگ گئے اور منہ کے بل گر گئے۔ میں نے دیر تک سہارا دیا۔ دیر کے بعد ہوش میں آئے۔ تو یوں گویا ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تبارک وتعالےٰ اپنی مخلوق میں فیصلہ فرمائیں گے۔ تمام مخلوق گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی۔ سب سے پہلے حافظ قرآن شہید اور مالدار آدمی کو بلایا جائے گا۔ اللہ تبارک وتعالےٰ حافظ قرآن سے کہے گا۔ بتلا میں نے تجھے اپنے کلام کا علم عطا فرمایا۔ تو نے اس علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ وہ حافظ قرآن جواب میں کہے گا مولا! میں رات دن اس کی تلاوت کرتا تھا۔ اللہ تعالےٰ جب یہ جواب سنے گا تو فرمائے گا تو جھوٹ بول رہا ہے اور فرشتے بھی کہیں گے ہاں اے حافظِ قرآن تو نے غلط بیانی کی تو سب کچھ اس لئے کرتا تھا تا لوگ کہیں کہ فلاں قاری ہے۔ جا تیری یہ غرض تجھے حاصل ہوگئی۔ پھر مالدار کو بلایا جائے گا۔ اور اللہ تبارک وتعالےٰ اس سے سوال کرے گا کہ بتا! میں نے تجھ پر اس قدر فراخی کی تھی۔ تجھے کسی کا محتاج نہیں رکھا تھا۔ بتا تو نے کیا کیا؟ وہ جواب میں کہے گا۔ اے پروردگار! میں نے رشتہ داروں کو بھی مال دیا اور صدقہ وخیرات بھی کرتا رہا۔ اللہ تعالےٰ جب یہ جواب سنے گا تو فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے اور فرشتے بھی یہ اعلان کریں گے کہ ہاں جھوٹ کہہ رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ تو یہ سب کچھ اس لئے کرتا تھا تا لوگ تجھے سخی کہیں اور یہ غرض تجھے حاصل ہوگئی۔ تو نے کب یہ میری رضا کی خاطر کیا تھا اب شہید کو خدا کے دربار میں پیش کیا جائے گا۔ اور اس سے خدا تعالےٰ پوچھے گا بھئی! تجھے کیوں قتل کیا گیا؟ وہ مقتول کہے گا۔ اللہ میاں تو نے جہاد کا حکم دیا تھا۔ تو میں جب تیری راہ میں لڑا تو مارا گیا۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا تو جھوٹ بول رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کا فرشتے بھی اعلان کریں گے کہ جھوٹ بول رہا ہے۔ تب خدا فرمائے گا کہ ظالم تیرا مقصد لڑنے کا یہ تھا تا لوگ کہیں کہ تو بہت بہادر ہے۔ جا! تو نے یہ غرض حاصل کرلی۔

ابوہریرہؓ کہتے ہیں یہ بیان فرمایا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھٹنہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا ابوہریرہؓ خدا کی مخلوق میں سے یہ تین وہ افراد ہیں جن پر قیامت کے دن سب سے پہلے جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔

حضرت ابوہریرہؓ نے جب یہ تصور کیا کہ اس گھر کے باسی نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی اور اس وقت صرف میں تھا اور آپ تھے تو آنکھوں کے سامنے وہ نظارہ کھنچ گیا۔ ماہ مدنی کا عاشق ضبط نہ کر سکا اور اُن دنوں کو یاد کرکے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا۔ کیا ایسی محبت کسی بیٹے کو بھی اپنے باپ سے ہوگی؟ دو دفعہ یہ فقرہ فرماتے ہیں اور چیخیں نکل جاتی ہیں۔ کہ "میں تھا اور آپؐ تھے اور کوئی تیسرا نہ تھا" یہی عشق ہے جو قیمتی متاع ہے مذہبی دنیا میں اس عشق اور خشیت اللہ نے ابوہریرہؓ کو جاودانی زندگی عطا فرمادی ہے۔ اور کس قدر خوف کا مقام ہے کہ اگر عمل ریا اور نمود کے جذبے سے پاک نہیں ہے تو بظاہر نیکی ہے۔ لیکن درحقیقت موجب سزا ہے۔ جب قاری شہید اور مخیر کا یہ حال ہے تو پھر دوسروں کا کیا حشر ہوگا —؟ اس حدیث کو سُن کر حضرت معاویہؓ اتنے روئے تھے کہ لکھا ہے درباری ڈر گئے کہ کہیں آپ کی حرکت قلب ہی بند ہو جائے۔

حضرت ابوہریرہؓ کی شب بیداری

ابوعثمان ہندی کہتے ہیں ایک دفعہ مجھے سات دن ابوہریرہؓ کی مہمانی کا فخر حاصل ہُوا گھر میں تین افراد تھے۔ ابوہریرہؓ۔ ان کی بیوی اور ایک خادم۔ رات کو انہوں نے تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک حصے میں ایک فرد عبادت کرتا جب وہ سو جاتا تو دوسرے کو اٹھا دیتا اور جب دوسرا سوتا تو تیسرے کو اٹھا دیتا۔ عکرمہ کہتے ہیں ابوہریرہؓ ہر روز بارہ ہزار دفعہ تسبیح کرتے اور فرماتے میں اپنے گناہوں کے مطابق تسبیحات

---

[1] اصابہ [2] الکمال فی اسماء الرجال

[1] اصابہ [2] بخاری کتاب العلم۔

لازمی چندہ جات

(از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال۔ ربوہ)

اس سال جن جماعتوں کی چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کسی معیار کو پہنچتی جا رہی ہے ان کی فہرستیں دعا کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہیں۔ چنانچہ دو فہرستیں قبل ازیں بھجوائی جا چکی ہیں اور تیسری فہرست اب حضور کی خدمت میں بھیجی گئی ہے یہ فہرست یہاں بھی شائع کی جاتی ہے تا احباب جماعت بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کے احباب کے جان و مال میں برکت ڈالے اور انہیں ہمیشہ اپنی خوشنودی کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے اور دوسری جماعتوں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ سب جماعتیں اپنی اپنی ذمہ داریاں کما حقہٗ ادا کر سکیں۔

اگرچہ ابھی تک (۲۰ اپریل تک) مجموعی بجٹ کے مقابلہ میں صدر انجمن کی آمد میں مبلغ ایک لاکھ ستر ہزار روپے کے قریب کمی ہے۔ لیکن اب روزانہ وصولی کی رفتار اتنی تیز ہو گئی ہے کہ کسی حد تک امید بندھ گئی ہے کہ ممکن ہے اس سال بھی صدر انجمن احمدیہ کا آمد کا بجٹ پورا ہو جائے۔ آمین۔ لیکن ابھی یقینی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ لہٰذا التماس ہے کہ تمام احباب اپنی کوشش اور دعا جاری رکھیں۔ کہ ان آخری دنوں میں اتنی رقم آ جائے کہ نہ صرف بجٹ پورا ہو جائے بلکہ آمد کی رقم بجٹ سے نمایاں طور پر بڑھ جائے۔ والسلام

عبدالحق رامہ ناظر بیت المال۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

چندہ عام و حصہ آمد۔ وصولی سو فیصدی

ضلع جھنگ:۔ دارالنصر و جنوبی ربوہ۔ جھنگ شہر۔ ضلع ملتان:۔ چک ۳۹۰ W-B

ضلع لائلپور:۔ چک جھمرہ۔ چک ۶۱ ج ب دھرڑ۔ چک ۳۳ ج ب ستیانہ۔

ضلع لاہور:۔ وائی ونڈ۔ ضلع شیخوپورہ:۔ سید والا۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ حافظ آباد۔ سوہاوہ ڈھلواں۔ تلونڈی کھجور والی۔

ضلع سیالکوٹ:۔ بھاگو وال۔ سہریاں۔ ضلع مظفر گڑھ:۔ جتوئی۔

ضلع ڈیرہ غازیخاں:۔ ڈیرہ غازیخاں شہر۔ ضلع بہاولنگر:۔ بہاولنگر شہر۔ چک ۱۸۴ ۷-R۔

ضلع گجرات:۔ مکوال۔ ترکھا۔ ضلع راولپنڈی:۔ ٹیکسلا

ضلع ہزارہ:۔ مانسہرہ۔ ضلع پشاور:۔ اسمٰعیل کوٹ۔

ضلع نواب شاہ:۔ کنال ڈیرہ۔ گوٹھ باوہ۔ ضلع تھرپارکر:۔ ڈگری۔ چک ۱۵۱۔ کریم نگر فارم۔

کراچی ڈویژن:۔ کراچی شہر (تمام حلقہ جات)

چندہ عام و حصہ آمد۔ وصولی نوّے فیصدی سے زیادہ

ضلع جھنگ:۔ دارالیمن ربوہ۔ ضلع لائلپور:۔ سمندری۔

ضلع لاہور:۔ قصور۔ ضلع شیخوپورہ:۔ چک ۲۹۲ R-B رام پور ذخیرہ

ضلع گوجرانوالہ:۔ چک چٹھہ۔ ضلع سیالکوٹ:۔ درگانوالی۔

ضلع گجرات:۔ گھرڑ۔ جلبیسر۔ ضلع جہلم:۔ چک جمال۔

ضلع سرگودھا:۔ چک ۲۸ جنوبی۔ ضلع راولپنڈی:۔ گوجرخان۔

ضلع اٹک:۔ کیمبل پور۔ پنڈوری محمودہ۔ ضلع ہزارہ:۔ بالاکوٹ۔

ضلع خیرپور:۔ کنڈی۔ ضلع نواب شاہ:۔ کنڈیارو

ضلع سانگھڑ:۔ سانگھڑ شہر۔ ضلع تھرپارکر:۔ محمد آباد اسٹیٹ۔

ضلع حیدر آباد:۔ گوٹھ دیہہ اڈانا۔ آزاد کشمیر:۔ میرپور۔

چندہ عام و حصہ آمد۔ وصولی اسی فیصدی سے زیادہ

ضلع جھنگ:۔ احمد نگر۔ ضلع منٹگمری:۔ منٹگمری شہر۔

ضلع لائلپور:۔ چک ۸۹ ج ب رتن۔ گوجرہ۔ چک ۳۶۹ ج ب بودھانگری۔ چک ۷۲ گ ب۔ چک ۲۵ گ ب۔

ضلع لاہور:۔ سلطان پورہ لاہور۔ ضلع سیالکوٹ:۔ شہزادہ

ضلع مظفر گڑھ:۔ لیہ۔ ضلع گجرات:۔ گجرات شہر۔ منڈی بہاؤالدین۔ سوک کلاں۔

ضلع جہلم:۔ جہلم شہر۔ ضلع سرگودھا:۔ گھوگھیاٹ میانی۔ سلانوالی۔

ضلع ہزارہ:۔ اسمٰعیلیہ۔ ضلع پشاور:۔ رسالپور

بلوچستان:۔ کوئٹہ۔ ضلع سکھر:۔ روہڑی۔ ضلع نواب شاہ:۔ رحیم آباد

چندہ جلسہ سالانہ۔ وصولی سو فیصدی

ضلع جھنگ:۔ چک ۵ ۳-۷۔ ضلع ملتان:۔ چک ۳۹۰ W-B

ضلع لائلپور:۔ چک ۸۹ ج ب رتن۔ چک ۷۷ ج ب ٹوبہ ٹیک سنگھ دیوی۔ سمندری۔

ضلع ڈیرہ غازیخاں:۔ چاہ اسماعیل والا۔ ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۸۴ ۷-R۔

ضلع گجرات:۔ گھرڑ۔ مکوال۔ ترکھا۔ ضلع اٹک:۔ کوٹ فتح خان۔

ضلع ہزارہ:۔ مانسہرہ۔ ضلع تھرپارکر:۔ ڈگری۔ نبی سرروڈ

ضلع حیدر آباد:۔ گوٹھ دیہہ اڈانا۔

چندہ جلسہ سالانہ۔ وصولی نوّے فیصدی سے زیادہ

ضلع لاہور:۔ قصور۔ ضلع شیخوپورہ:۔ موہلنوال۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ ننگر ڈی۔ ضلع سیالکوٹ:۔ ڈھپئی۔ کوٹلی لوہاراں۔ بھکو بھٹی

ضلع ڈیرہ غازیخاں:۔ بستی رنداں۔ ضلع گجرات:۔ لالہ موسیٰ۔

ضلع جہلم:۔ چک جمال۔ ضلع سرگودھا:۔ گھوگھیاٹ میانی۔ حویلی مجوکہ

ضلع اٹک:۔ کیمبل پور۔

چندہ جلسہ سالانہ۔ وصولی اسّی فیصدی سے زیادہ

ضلع لائلپور:۔ چک ۲۵ گ ب۔ ضلع گوجرانوالہ:۔ چک پٹھانی

ضلع سیالکوٹ:۔ رنگ پور۔ لدھڑ۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں:۔ ڈیرہ غازیخاں شہر

ضلع گجرات:۔ سعد اللہ پور۔ دھوریہ۔ ضلع سرگودھا:۔ جوہر آباد۔

عہدیداران مجالس انصار اللہ سے

(۱) کیا آپ اپنی مجلس کا بجٹ دفتر مرکزیہ کو بھجوا چکے ہیں؟

(۲) کیا آپ کی مجلس نے سہ ماہی اوّل کا بجٹ پورا کر دیا ہے؟

اگر ان سوالوں میں سے کسی کا جواب نفی میں ہو تو اس کمی کو جلد پورا کر کے عند اللہ ماجور ہوں!

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار مع اہلیہ خود بعزم حج بیت اللہ شریف و زیارت مدینہ منورہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء بذریعہ شاہین ایکسپریس، ٹوبہ سے کراچی روانہ ہو رہا ہے۔ ہوائی جہاز کراچی سے ۸ مئی ۱۹۶۱ء بروز سوموار روانہ ہوگا۔ احباب کرام بزرگان صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور درویشان قادیان کی خدمت میں نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بخیریت منزل مقصود پر پہنچائے اور مناسک حج بخیر و خوبی ادا کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضل اور رحمت کے صدقے حج قبول فرما کر اس کی برکات سے نوازے اور بخیریت واپس لائے آمین ثم آمین۔

خاکسار محمد بشیر احمد عفی عنہ ایجنٹ اسٹینڈرڈ ویکیوم آئل کمپنی جھنگ صدر

اعلان امتحان کتاب "برکات الدعا"

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

ماہ جون ۱۹۶۱ء کی ۲۵ تاریخ بروز اتوار کو کتاب "برکات الدعا" کا امتحان ہوگا۔ تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اس امتحان میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔

نیز اطلاع دیں کہ کتنے پرچے بھجوائے جائیں۔ اگر کتاب کی ضرورت ہو تو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے منگوا لیں۔ قیمت فی کتاب آٹھ آنہ ہے۔

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت کیلئے چندہ کی اپیل

(از محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پر اس وقت سب سے بڑا بوجھ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کا ہے۔ اس سکول کی عمارت کے لئے زمین خرید لی گئی ہے اور قیمت بھی ادا کر دی گئی ہے۔ اب عمارت بنانے کا سوال ہے۔ اس عمارت کے لئے گزشتہ سال سے چندہ کی تحریک جاری ہے۔

اس سال ہم نے تیس ہزار کی رقم اکٹھی کرنی تھی۔ ہمارے مالی سال پر چھ ماہ گذر چکے ہیں اور صرف ساڑھے تین ہزار چندہ جمع ہوا ہے۔ اس سکول کی عمارت اس وقت تک شروع نہیں ہو سکتی جب تک پچاس ساٹھ ہزار چندہ جمع نہ ہو جائے۔

لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنی پرانی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ کریں اور بہت جلد اتنی رقم جمع کر دیں تاکہ عمارت شروع کر دی جائے۔ کسی ایک کام کو سالوں نہیں ٹکانا چاہیئے۔

لجنہ اماء اللہ کا یہ بھی فیصلہ ہے کہ جو بہن یا بھائی ایک سال کے اندر ۱۵۰/- روپے کی رقم دیں۔ ان کے نام عمارت پر کھدوائے جائیں گے۔

نماز باجماعت

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ " قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ یقیناً میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں۔ پھر نماز کے لئے حکم دوں کہ اس کے لئے اذان دی جائے۔ پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ لوگوں کا امام بنے اور میں کچھ لوگوں کی طرف جاؤں اور ان کے گھروں کو ان پر جلا دوں۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر ان میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ فربہ ہڈی یا دو عمدہ گوشت والی ہڈیاں پائیگا۔ تو یقیناً عشاء کی نماز میں آئے" (بخاری)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تعمیر فنڈ انصار اللہ

جب صدر محترم مجلس انصار اللہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے انصار اللہ کے تعمیر فنڈ کی تحریک کی تو احباب نے اس میں بڑی فراخدلی کے ساتھ حصہ لیا اور بہت ہی تھوڑے عرصہ میں ایک بڑی رقم اس فنڈ میں جمع ہو گئی۔ جس سے مرکز اپنے دفاتر اور ہال کی تعمیر کر سکا۔ اور اب ایک عمدہ اور صاف ستھری عمارت آپ کے سامنے ہے۔ اس طرح تعمیر کا پہلا دور قریباً ختم ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں مرکز کو کچھ رقم قرض لینا پڑی ہے۔ جس میں سے ساڑھے تین ہزار کی رقم فوری طور پر واپس کرنی ہے۔ اگر اراکین اس بارہ میں مزید تعاون فرمائیں اور اپنی اپنی مجالس میں پر زور تحریک کر کے تعمیر فنڈ کے لئے رقوم جمع کر کے مرکز میں بھجوا دیں تو مرکز اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکتا ہے۔ جو احباب سو روپیہ یا اس سے زائد رقوم دیں گے۔ پہلے کی طرح ان کے نام بھی ہال میں سنگ مرمر پر کندہ کروا دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ تاکہ ان کے لئے ہمیشہ دعائیں ہوتی رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد مکرم صوبیدار عبدالغنی صاحب ساکن کالووال منڈی بہاؤالدین ۲۱/۳/۶۱ کی رات کو اچانک پیٹ درد میں مبتلا ہو کر اس دار فانی سے کوچ کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ مرحوم نے پانچ لڑکیاں اور چار لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ والد صاحب صوم وصلوٰۃ کے پابند اور باقاعدہ ہر تحریک میں پر جوش حصہ لینے والے تھے۔

(اہلیہ حافظ عطاء الحق صاحب بنت صوبیدار عبدالغنی صاحب)

درخواست دعا۔ میرا چھوٹا بچہ عزیز محمود از سخت بیمار ہے۔ احباب جماعت بچہ کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالغنی تارڑ۔ ساکن کوٹ تارڑ براستہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

جوہر آباد میں احمدیہ دار المطالعہ کا افتتاح

جماعت احمدیہ جوہر آباد کے زیر انتظام ایک پبلک دار المطالعہ کا قیام کیا گیا ہے اس کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ ۲۱/۴/۶۱ بروز جمعۃ المبارک یہاں کی یونین کونسل کے چیئرمین لفٹیننٹ ستار احمد صاحب نے فرمایا۔

جوہر آباد ایک نو آباد شہر ہے۔ اور اس کی آبادی کی اکثریت تعلیم یافتہ ہے۔ مدت سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ یہاں پر ایک دار المطالعہ قائم کیا جائے گو اس سے قبل محکمہ ترقیات تھل کے زیر انتظام ایک دار المطالعہ قائم ہے لیکن وہ شہر کے شمالی حصہ میں واقع ہے اسلئے شہر کی آبادی اس سے کما حقہ مستفید نہیں ہو سکتی تھی۔ جماعت احمدیہ نے اس عوامی ضرورت کے پیش نظر مین بازار میں مورخہ ۲۱/۴/۶۱ بروز جمعۃ المبارک ایک پبلک دار المطالعہ کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر لفٹیننٹ ستار احمد صاحب چیئرمین یونین کونسل، میجر شبیر احمد صاحب مشیر الیات۔ محترم نعیم تاج صاحب ڈائریکٹر تعلقات عامہ محکمہ ترقیات تھل۔ چوہدری پیر اماتہ صاحب S.H.O. چوہدری احمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر ٹیکنیکل ہائی سکول۔ ملک شیر محمد صاحب ممبر یونین کونسل ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب اعوان کے علاوہ بہت سے سرکردہ احباب نے ہماری دعوت پر شریک ہو کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ ماسٹر احمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جوہر آباد نے تلاوت قرآن کریم سے تقریب کا آغاز فرمایا۔ ایک بچے جہانگیر نے نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اسکے بعد ملک گل شیر خان صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ جوہر آباد نے حاضرین سے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اس جماعت کی علمی اور ادبی خدمات پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں صاحب صدر محترم ستار احمد صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کو اس نیک اور تعمیری اقدام پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس کی تعلیمی و رفاہی خدمات کو سراہا۔ بعد ازاں صاحب صدر نے دار المطالعہ کا افتتاح فرمایا۔ بعد ازاں چائے کی مختصر سی پارٹی دی گئی۔ خاکسار نے شامل ہونے والے احباب کا شکریہ ادا کیا۔

میں اس موقع پر بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ دار المطالعہ کے استحکام کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔

(خاکسار گل شیر خان جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ جوہر آباد)

نظارت تعلیم کے اعلانات

آرڈیننس فیکٹریوں میں ضرورت

۱۔ سپروائزرس اے گریڈ (سول انجینئرنگ) سکیل ۱۲۵-۱۰-۲۲۵-۱۰-۲۷۵ الاؤنس علاوہ۔

شرائط: میٹرک۔ ڈپلومہ سول انجینئرنگ یا اوورسیئر سرٹیفیکیٹ۔ عمر ۱/۶/۶۱ کو ۱۸ تا ۲۵ سال

درخواستیں ۱۵/۶/۶۱ تک بشمولی رسید خزانہ ۵/- روپے بنام ڈائریکٹر آرڈیننس فیکٹریز۔ پاکستان آرڈیننس فیکٹریز بورڈ۔ واہ کینٹ (پ۔ ٹ ۲/۶/۶۱)

۲۔ سپروائزرس / اوورسیئرس

تنخواہ ۱۲۰-۱۰-۲۲۰-۱۰-۳۵۰ الاؤنس علاوہ۔ بصورت گریجوایٹ انجینئرنگ ابتدائی تنخواہ ۲۰۰/-۔

شرائط: گریجوایٹ سول انجینئرنگ یا ڈپلومہ ہولڈر

درخواستیں معرفت دفتر روزگار ۳/۶/۶۱ تک بنام سپرنٹنڈنگ انجینئر پبلک ہیلتھ سرکل حیدرآباد (پ۔ ٹ ۲/۶/۶۱)

(ناظر تعلیم)

دعائے نعم البدل

میرے ماموں زاد بھائی عزیز فہیم احمد بعمر آٹھ ماہ دو تین روز بیمار رہ کر اپنے حقیقی مولےٰ سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنے فضل سے اس کے والدین کو نعم البدل عطا فرمائے۔ (آمین)

(عبدالشکور جاوید۔ دار الرحمت شرقی ربوہ)

پولیس کمیشن مئی کے وسط میں رپورٹ پیش کر دے گا

ہر ضلع میں محکمہ قانون کا پراسیکیوٹنگ شعبہ تفتیشی سرگرمیوں کی نگرانی کرے گا

لاہور ۲۲ اپریل معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کا مقرر کردہ پولیس کمیشن آئندہ ماہ (مئی) کے وسط میں رپورٹ پیش کر دے گا۔ آجکل لاہور میں کمیشن کا آخری اجلاس ہو رہا ہے۔ جس میں پولیس کے موجودہ نظام اور طریقہ کار میں اہم اصطلاحات کے لئے سفارشات کو قطعی صورت دی جا رہی ہے۔

صوبائی ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج مسٹر جارج کانسٹنٹائن کی زیر صدارت یہ پولیس کمیشن جنوری ۶۰ء میں مقرر کیا گیا تھا۔ کمیشن نے ایک سال سے زائد عرصہ میں ملک کے متعدد علاقوں کا دورہ کر کے ایک سو سے زائد اہل الرائے اصحاب کی شہادتیں قلم بند کی ہیں۔ مسٹر جارج اس مقصد کے لئے فرانس بھی گئے تھے۔

اگرچہ کمیشن کی ساری سفارشات کو ابھی تک قطعی صورت نہیں دی گئی۔ اور پاکستان کے ارباب اختیار کی منظوری کا مرحلہ بھی باقی ہے تاہم یہ سفارشات جن خطوط پر مرتب ہو رہی ہیں ان کے پیش نظر توقع کی جاتی ہے کہ اگر ان سفارشات پر عمل ہوا تو پولیس کے موجودہ نظام اور طریقہ کار میں متعدد اصلاحات ہوں گی۔ جن میں سے ایک اہم اصلاح یہ ہوگی کہ آئندہ ہر ضلع میں پراسیکیوٹنگ شعبہ پولیس کی تفتیشی سرگرمیوں کی نگرانی کرے گا۔ یہ شعبہ براہ راست محکمہ قانون کے ماتحت ہوگا اور تفتیشی پولیس حکام سے توقع کی جائے گی کہ وہ شعبہ کے انچارج پبلک پراسیکیوٹر کی نگرانی میں اور حسب ضرورت اس کی ہدایت کے مطابق کام کریں گے۔ بالفاظ دیگر ہر ابتدائی رپورٹ کی نقل بلا تاخیر پراسیکیوٹنگ شعبہ کو مہیا کی جائے گی۔ اور عام شہریوں کو یہ سہولت ہوگی کہ وہ اگر چاہیں تو براہ راست پراسیکیوٹنگ شعبہ میں رپورٹ درج کرائیں۔ اس طرح تھانہ میں رپورٹ درج نہ کرنے کی دیرینہ شکایت کا ازالہ ہو جائے گا۔

تمام جرائم کی تفتیش کی ذمہ داری صرف سب انسپکٹروں پر عائد ہوگی۔ آئندہ اسسٹنٹ سب انسپکٹر یا اس سے چھوٹے درجہ کا کوئی پولیس اہلکار تفتیشی فرائض سرانجام نہیں دے گا۔ مشرقی پاکستان میں پہلے ہی یہ طریقہ کار رائج ہے۔ مغربی پاکستان میں جب اس طریقہ پر عمل ہوا تو اسسٹنٹ سب انسپکٹروں کی آسامیوں میں خاصی تخفیف کی جائے گی اور سپاہیوں کی تعداد میں بھی کمی ہوگی۔

کمیشن کی زیر ترتیب سفارشات کے مطابق آئندہ پولیس میں بھرتی کے طریقہ کار میں بھی بنیادی تبدیلی ہونے کا امکان ہے۔ اس مقصد کے لئے مقابلے کے دو امتحانات ہوں گے۔ ایک سب انسپکٹروں کی آسامیوں کے لئے اور دوسرا پولیس سروس آف پاکستان کی آسامیوں کے لئے عام تعلیم یافتہ نوجوانوں کے علاوہ محکمہ پولیس کے تمام ملازمین دونوں امتحانات میں شریک ہو سکیں گے۔ بالفاظ دیگر آئندہ ان دو آسامیوں کے لئے خود بخود محکمانہ ترقی نہیں ہوگی۔ البتہ کانسٹیبلوں کی بھرتی کے لئے موجودہ طریقہ کار بدستور رائج رہے گا۔ اور انسپکٹر پولیس اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی آسامیاں ترقی کے ذریعے پُر ہوں گی۔

کمیشن کی رائے کے مطابق مشرقی پاکستان میں دیہی پولیس کا تجربہ بہت کامیاب رہا ہے اگر مغربی پاکستان میں دیہی پولیس کی اسی طریقہ سے تنظیم کی جائے تو صوبائی پولیس کو جرائم کے سدباب میں بہت امداد ملے گی۔ یونین کونسل کے چیئرمین اور متعلقہ سب انسپکٹر پولیس ہی دیہی پولیس کی سرگرمیوں کی نگرانی کریں گے۔

کمیشن نے پولیس کے ماتحت عملہ کی تنخواہوں کے مسئلہ پر بہت وقت صرف کیا ہے۔ اور بالآخر یہ رائے قائم کی ہے۔ کہ مغربی پاکستان میں کینسٹیبل کی تنخواہ کا گریڈ مشرقی پاکستان کے سپاہی کے گریڈ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر اس رائے پر عمل ہوا تو آئندہ مغربی پاکستان میں کینسٹیبل کا گریڈ ۴۵-۱-۵۰ کی بجائے ۴۵-۲-۶۰ ہوگا۔ اس کے علاوہ ۳۶/- روپے مہنگائی الاونس اور دس روپے سٹی الاونس بدستور رہیں گے

اس زائد تنخواہ کے علاوہ راشن بھی مفت ملے گا۔ خیال ہے کہ غیر شادی شدہ کینسٹیبل کے راشن کا خرچ تقریباً گیارہ روپے ماہوار اور شادی شدہ کینسٹیبل کے راشن پر تقریباً بیس روپے ماہوار خرچ ہوں گے۔ اس کی اتفاقیہ چھٹیوں میں بھی اضافہ ہوگا۔ اور دیہاتی علاقوں میں سائیکل الاؤنس بھی ملے گا۔

سب انسپکٹر کی تنخواہ کا آغاز بدستور ۱۴۰/- روپے سے ہوگا۔ لیکن تین سال کی ملازمت کے بعد اس کی تنخواہ خود بخود ۱۵۰/- روپے ہو جائے گی۔ اس کے علاوہ اسے مہنگائی الاؤنس اور دوسرے موجودہ الاؤنس بدستور ملیں گے۔ راشن بھی مفت ملے گا اور اس کی اتفاقیہ چھٹیوں میں بھی اضافہ ہوگا۔

اس مرحلہ پر وثوق سے یہ بتانا ممکن نہیں کہ کمیشن کی ان سفارشات پر کب سے عمل شروع ہوگا تاہم یقین کیا جاتا ہے کہ ارباب اختیار اس سلسلہ میں غیر ضروری تاخیر نہیں کریں گے اور ہو سکتا ہے کہ مغربی پاکستان میں تنخواہوں کے گریڈ میں متذکرہ نوعیت کی ترمیم آئندہ مالی سال میں کر دی جائے اگر ایسا ہوا تو صوبائی خزانہ پر کتنا بوجھ پڑے گا۔ فی الحال اس پہلو پر کوئی روشنی نہیں ڈالی جا سکتی تاہم خیال ہے کہ اس طرح صوبائی پولیس کے میزانیہ میں بہت اضافہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ متذکرہ سفارشات پر عمل ہونے کی صورت میں کینسٹیبلوں اور اسسٹنٹ سب انسپکٹروں کی آسامیوں میں خاصی تخفیف ہوگی۔

---

(۲)

خاکسار کے والد صاحب نزلہ زکام بخار میں مبتلا ہیں۔ لہذا احباب کی خدمت میں ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبد الستار محلہ دار الصدر غربی الف)

عالمی بنک:

افریشیائی ملکوں کو قرضوں سے متعلق کتابچہ

اقوام متحدہ ۲۸ اپریل۔ عالمی بنک کی طرف سے ایک کتابچہ شائع کیا گیا ہے۔ جس میں ایشیا۔ افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں بنک کے امدادی قرضوں سے منصوبوں پر عملدرآمد کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے اس کتابچے میں کہا گیا ہے کہ بنک نے ان ملکوں کی اقتصادی ترقی کے مقاصد کے لئے جو قرضے جاری کئے ہیں ان کی کل تعداد پانچ ارب ڈالر کے مساوی ہو گئی ہے۔۔۔ اس کتابچے میں "پاکستان" سے متعلقہ باب میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان سندھ طاس کے منصوبے پر بات چیت میں آٹھ سال لگ گئے اور عالمی بنک نے اس میں مصالحت کے فرائض انجام دئے۔

اعلان نکاح ورخصتانہ

میرے بیٹے عزیزی حمید احمد حامد سلمہا بی۔اے ایس سی۔ کا نکاح ۲۰/۱۲/۶۰ کو مسجد مبارک ربوہ میں ہمراہ عزیزہ میمونہ سلطانہ سلمہا بالعوض پندرہ صد روپیہ حق مہر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بعد نماز فجر پڑھا اور اعلان فرمایا۔ عزیزہ موصوفہ مکرم اخویم مرزا محمد خان صاحب سرویئر انجینئر سروے آف پاکستان دار الرحمت وسطی ربوہ کی صاحبزادی ہیں۔ رخصتانہ ۹/۴/۶۱ بروز اتوار ہوا اور دعا حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے کی۔ دعوت ولیمہ جھنگ صدر میں ۱۰/۴/۶۱ کو ہوئی۔ جس میں مقامی احباب جماعت نے شمولیت کی اور اس میں ایک معقول تعداد غیر از جماعت دوستوں نے شرکت فرمائی۔ احباب کرام۔ بزرگان عظام۔ صحابہ کرام درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ فرمادے۔ آمین

(خاکسار محمد بشیر احمد میٹرول ڈیلر۔ جھنگ صدر)

سوانح حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی

حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کے مکمل سوانح اصحاب احمد جلد نہم میں زیر طباعت ہیں۔ اس خاطر کہ طلباء اور کم استطاعت والے دوست بھی اسے حاصل کر سکیں۔ خرچ ڈاک وقیمت کل ۳½ روپے کی بجائے ایسے احباب سے صرف اڑھائی روپے اور ایسے ساکنین ربوہ سے دو روپے قبول کر لئے جائیں گے۔ لیکن یہ رعایت صرف ابھی تک رقم ادا کرنے والوں کے لئے ہے احباب دفتر اصحاب احمد معرفت احمدیہ بکڈپو دار الرحمت شرقی ربوہ میں رقم بھجوا سکتے ہیں

(خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے مؤلف)

درخواست دعا

میرا بچہ روح اللہ عمر تین سال کئی ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے اور بہت کمزور ہو چکا ہے جملہ احباب سے اس کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

والد مرحوم حضرت حافظ نور محمد صاحب سے ذاتی تعلقات رکھنے والے احباب سے خاص طور پر درخواست دعا ہے۔

خاکسار۔ رحمت اللہ خان شاکر
محلہ پورن نگر سیالکوٹ شہر

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

سیرالیون کی آزادی کے موقع پر افریقن سٹوڈنٹس کی تقریب (بقیہ صفحہ اول)

سیرالیون کے حصول آزادی کے موقع پر اس تقریب کا انعقاد تعلیم الاسلام کالج کے کیمسٹری تھیٹر میں چار بجے سہ پہر مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر و سابق مبلغ سیرالیون کی زیر صدارت عمل میں آیا۔ یونین کی ربوہ برانچ کی طرف سے اس موقع پر کیمسٹری تھیٹر کو سیرالیون سے متعلق متعدد رنگین تصاویر دلکش مناظر اور بڑے بڑے چارٹوں اور نقشوں وغیرہ سے آراستہ کیا گیا تھا تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو جامعہ احمدیہ ربوہ کے ایک افریقی طالب علم جناب ابوطالب صاحب نے کی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے سیرالیون کے حصول آزادی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اہل افریقہ کو بالعموم اور اہل سیرالیون کو بالخصوص مبارکباد پیش کی آپ نے کہا اس خوشی میں اہل پاکستان برابر کے شریک ہیں ان کے لئے ایک اور افریقی ملک کا جس کی اکثریت مسلمان ہے آزادی حاصل کرنا بہت مسرت کا باعث ہے آپ نے خاص طور پر سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی اور تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے اس ملک کی آزادی کو جماعت احمدیہ اور اسکے افراد کے لئے بھی بہت خوشی اور انبساط کا باعث قرار دیا۔ بعدہ افریقن سٹوڈنٹس یونین پاکستان کی ربوہ برانچ کے صدر جناب جعفر مسلومی آف ایسٹ افریقہ نے وزیراعظم سیرالیون اور متعدد غیر ملکی سفراء کے تہنیتی پیغامات سنائے نیز حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے سیرالیون کی آزادی پر جملہ افریقی طلبہ کو بالعموم اور یونین کی ربوہ برانچ کے سیکرٹری جناب محمود کونٹے کو جو تعلیم الاسلام کالج میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور سیرالیون کے رہنے والے ہیں ان کے وطن کے آزاد ہونے پر مبارکباد پیش کی انہوں نے اپنی تقریر میں سیرالیون کی آزادی کو تعمیر و ترقی کے ایک نئے دور سے تعبیر کیا۔ بعد ازاں جناب محمود کونٹے اور افریقن سٹوڈنٹس یونین پاکستان کے صدر مسٹر جبیری سالی نے جو اپنے بعض ساتھیوں کے ہمراہ اس تقریب میں شرکت کے لئے لائلپور سے تشریف لائے تھے اپنی تقاریر میں سیرالیون کے آزاد ہونے پر دلی مسرت کا اظہار کیا بالخصوص جناب محمود کونٹے آف سیرالیون کی تقریر بہت معلومات افزا تھی اس میں آپ نے سیرالیون کے تاریخی حالات حصول آزادی کی جدوجہد کے مختلف مراحل اور بالآخر اس میں خاطر خواہ کامیابی پر عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ ازاں بعد محمود کونٹے صاحب نے تحریک جدید محترم پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج اور تقریب میں شریک جملہ پاکستانی طلبہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ پُر مسرت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس کے بعد یونین کی ربوہ برانچ کی طرف سے اس خوشی میں چائے پارٹی کا اہتمام کیا گیا نیز رات کو باہر سے تشریف لائے ہوئے جملہ مہمان اس عشائیہ میں شریک ہوئے جو اسی سلسلہ میں ترتیب دیا گیا تھا۔ عشائیہ سے فارغ ہونے کے بعد سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی تعلیمی اور تبلیغی سرگرمیوں اور گراں بہا خدمات سے متعلق ایک دستاویزی فلم دکھایا گیا جس کے بعد سیرالیون کی آزادی کی یہ تقریبات اپنے اختتام کو پہنچیں +

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

ہیں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۵۴)

۔۔۔۔۔ "اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر اک کو جو اسکے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی ۔۔۔۔۔۔ دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولیگا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

بھائیو۔ حاشا و کلا ہمارا مقصد آپ پر طعن و تعریض نہیں ہے۔ نہ ہمارا مقصد جماعت لاہور کے کام کی تقلیل کرنا ہے۔ آپ جو کچھ عقائد رکھتے ہیں ہمیں ان پر بھی اعتراض نہیں اپنی اپنی سمجھ ہے جو چاہے کوئی عقیدہ رکھے ہمیں یقین ہے کہ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعووں کو لفظاً صحیح مانتے ہیں گو بعض دعووں کی سپرٹ سے آپ کو ہم سے اختلاف ہے۔ آپ ان کو یقیناً "امتی نبی" بھی مانتے ہیں گو آپ اس کی توجیہہ اپنے خیال کے مطابق "غیر نبی" کرتے ہیں۔ ہمیں آپ کے اس عقیدہ کی وجہ سے قطعاً آپ سے کسی قسم کی نفرت نہیں ہے بلکہ چونکہ آپ مسیح موعود علیہ السلام کو مسیح موعود مانتے ہیں اور آپ کو مہدی معہود بھی مانتے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ انہیں "مامور من اللہ" بھی مانتے ہیں اس لئے ہم آپ سے محبت رکھتے ہیں۔ مگر ہم اس محبت کی وجہ سے ہی آپ سے یہ امید بھی رکھتے ہیں کہ آپ اس پالیسی کو ترک کر دیں جس پالیسی کی وجہ سے آپ نے ووکنگ مشن پر قبضہ رکھنا جائز قرار دیا ہے ایسا معاہدہ جو آپ نے ٹرسٹیوں کے ساتھ کیا ہے ان "انفاس قدسیہ" کی توہین ہے جن کی برکت کے آپ اتنے معترف ہیں اگر ہم نے اسی کا نام نہیں لینا جس نے ہم کو از سر نو ایمان عطا کیا ہے جس نے ہمیں مردوں سے زندہ کیا ہے تو بتائیے ہماری تبلیغ کا کیا فائدہ ہے۔ اگر اس کا نام لینے سے آپ کو شاہجہان بیگم مسجد لندن سے نکلنا بھی پڑتا ہے تو نکل جائیے اللہ تعالیٰ آپ کی اس صداقت پسندی کا اجر ضرور دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا یہی وعدہ ہے کہ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

کوئی اس کو کس طرح روک سکتا ہے۔ دیکھئے باوجود معاہدہ کے آپ کو اعتراف کرنا پڑا ہے اور اس کا نام لینا پڑا ہے۔ اسی سے سمجھ لیجئے کہ اس کے نام میں بھی برکتیں ہیں تو کوئی نہیں جو اس کے نام کو چھپا سکتا ہے۔

درخواست دعا:۔ عزیزم مکرم عبدالمجید خان صاحب ولد محترم محمد ظہور خان صاحب ٹھیکیدار مورخہ ۲/۴/۶۱ کو ربوہ

انگلستان میں تبلیغ اسلام مکرم مولود احمد خان صاحب مورخہ ۳۰؍اپریل ۱۹۶۱ء بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد دارالرحمت غربی ربوہ میں انگلستان کے تبلیغی حالات پر تقریر فرمائیں گے (صدر دارالرحمت غربی ربوہ)